Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۸ | ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ ۲۹ نبوت ۱۳۵۱ ہش ۲۹ نومبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۷۴

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"ابھی بخار نہیں اُترا۔ رات ٹمپریچر ۱۰۲ تھا۔ اس وقت بھی بخار ہے۔ فلو کا زور ہے اور بے چینی بھی ہے"

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۹ نبوت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح دریافت کرنے پر محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فرمایا:۔

کل بھی پسلی میں درد کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

## قرآن کو حرزِ جان بناؤ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۱۴ جولائی ۱۹۷۲ء میں فرمایا:۔

"جس طرح اسلام حُسن و احسان کی انتہاء ہے اسی طرح قرآن کریم کو چھوڑنا انسانی فعل کے لحاظ سے یعنی قرآن کریم کو چھوڑنے کے لحاظ سے حماقت کی انتہاء ہے۔ حماقت تو تھوڑی بھی نہیں کرنی چاہیئے چہ جائیکہ حماقت کی انتہاء کر دی جائے پس اس قسم کا سوال ہی پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔

غرض قرآن کریم سے کما حقّہٗ مستفید ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی چاہئیں اور اس پر غور کرتے رہنا چاہیئے اور اس کو حرزِ جان بنا لینا چاہیئے، اس کو اپنی روح سمجھنا چاہیئے تمام توہمات کو دُور کر کے اس کو اپنے سینے سے لگائے رکھنا چاہیئے۔

مَیں آپ سب سے یہ کہوں گا کہ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے۔ یہ بڑی عظمتوں والی کتاب ہے۔ اِس کتاب کی برکت اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا فیض تھا کہ جس نے اُس گمنام شخص کو جو ایک گمنام بستی میں پیدا ہوا تھا اور جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے انتہائی پیار کیا تھا اس کو اس نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے روحانی فیض اور قرآن کریم کی برکت نے ساری دنیا میں معروف و مشہور کر دیا چنانچہ پانچ پانچ ہزار میل دُور لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہیں جن کے دل میں مہدی معہود علیہ السلام کا پیار سمندر کی لہروں کی طرح اُٹھتا ہے۔ اِس لئے کہ مہدی معہود اور مسیح موعود جو ایک اُمتی نبی کی حیثیت سے ہماری طرف آئے تھے ان کی بدولت ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ دیکھا اور انہوں نے ہمیں پکڑ کر کہا ہے کہ قرآن کریم کی طرف توجہ کرو گے تو ساری بھلائیاں تمہارے نصیب اور مقدر میں آجائیں گی اللہ تعالیٰ کا پیار نصیب حاصل ہو جائے گا اور اسی طرح ساری لذتیں اور سرور تمہیں مل جائے گا اِس دنیا میں بھی اور اُخروی زندگی میں بھی۔ [illegible] کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ [illegible]"

### ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# خدا تعالیٰ کی ہستی پر سچا ایمان حاصل کرو کہ وہ ہر مصیبت میں کام آتا ہے

## اس کے احکام کو نظرِ خفّت سے ہرگز نہ دیکھو بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کرو اور عملاً اس کا ثبوت دو

"انسان پر جو انقلابات آتے ہیں وہ اس ہستی (خدا تعالیٰ کی ہستی) کی ضرورت کو خود ثابت کرتے ہیں۔ اِس جماعت میں داخل ہو کر اوّل تغیّر زندگی میں یہ کرنا چاہیئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو کہ وہ ہر مصیبت میں کام آتا ہے۔ پھر اس کے احکام کو نظرِ خفّت سے ہرگز نہ دیکھا جاوے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جاوے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جاوے۔ مثلاً نماز کا حکم ہے جب ایک شخص اسے بجا لاتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو بعض لوگ اس سے تمسخر کرتے ہیں اور آجکل بہت لوگ نام کے مسلمان ہیں جو کہ ارکانِ نماز کی بجا آوری کو ایک بیہودہ حرکت کہتے ہیں لیکن ایک مومن کو ہرگز لازم نہیں کہ ان باتوں اور ہنسی اور استہزاء سے وہ اس کی ادائیگی کو ترک کرے۔ لوگوں کے ایسے خیالات اور خُدا کے احکام کو نظرِ استخفاف سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ عذاب کو چاہتا ہے۔ ان لوگوں کی زندگی مُردوں کی سی ہے۔ انبیاء کے سلسلہ پر کہ جسکے ذریعہ سے ایمان حاصل ہوتا ہے اُن کو ایمان نہیں ہے مگر ہم سچّی اور حقیقی رؤیت سے گواہی دیتے ہیں کہ خُدا برحق ہے اور سلسلہ انبیاء کا برحق ہے۔ مرنے پر ان لوگوں کو پتہ لگے گا کہ جنّت اور دوزخ سب کچھ جس سے آج یہ مُنکر ہیں برحق ہے۔

جب سے آزادی کے خیالات اور تعلیم نے دِلوں اور دماغوں میں جگہ لی ہے اُس وقت سے بہت بگاڑ پھیلا ہے خیالات ایسے پراگندہ ہوئے ہیں کہ شریعت کو خود ترمیم کر لیا ہے۔ دُنیا کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے۔ شریعت نے ایک حد تک رعایتِ اسباب کی اجازت دی ہے مثلاً اگر ایک قطعہ زمین کا ہو اور اُسے کاشت نہ کیا جاوے تو اس کی نسبت سوال ہوگا کہ کیوں کاشت نہ کیا؟ مگر بہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خُدا پر توکّل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خُدا کی ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اِس حد تک کرنی چاہیئے کہ شرک لازم نہ آوے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں دل بایار اور دست باکار والی بات ہونی چاہیئے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۹۸، صفحہ ۱۹۹)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah



روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ ماہ نبوت ۱۳۵۳ھش

# نئی روحانی حیات سے ہمکنار ہونے کا انمول موقع

اللہ تعالیٰ نے مامور من اللہ پر ایمان لانے والوں کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ جب بھی وہ مامور یا اس کا خلیفہ (کیونکہ خلیفہ بھی مامور من اللہ کا جانشین ہونے کے باعث مامور کے ہی حکم میں ہوتا ہے) انہیں بلائے تو وہ سب کام کاج چھوڑ کر فوراً اس کی آواز پر لبیک کہیں اور دیوانہ وار اس کے گرد آ جمع ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ مامور من اللہ یا اس کا خلیفہ جب بھی اپنے متبعین کو آ جمع ہونے کے لئے پکارتا ہے تو اس کا بجز اس کے اور کوئی مقصد نہیں ہوتا کہ وہ انہیں روحانی طور پر ایک نئی زندگی سے ہمکنار کرے، ان کی سُستیاں اور غفلتیں دُور ہوں، ان کے دلوں کے زنگ دُھلیں اور وہ نئی امنگوں اور نئے عزائم سے مالا مال ہو کر اس کے دین کی راہ میں پہلے سے بھی بڑھ کر مستعدی اور جانفشانی کے ساتھ مصروفِ عمل ہو جائیں اور اِس طرح اُس کے بے انداز اجر و ثواب اور افضال و انعامات کے وارث ٹھہریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

(الانفال آیت ۲۵)

اے مومنو! اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہو جبکہ وہ رسول تم کو زندہ کرنے کے لئے پکارے۔ اور جان لو کہ اللہ انسان اور اس کے دل میں حائل ہے اور تم اُسی کی طرف زندہ کر کے اُٹھائے جاؤ گے۔

اِس آیہ کریمہ سے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا مامور یا اس کا کوئی خلیفہ مومنوں کو بلائے تو ان کا یہ اوّلین فرض ہوتا ہے کہ وہ فوراً اس کی آواز پر لبیک کہیں اور اس کے پاس جا حاضر ہوں اور پھر اس کی باتوں کو توجہ سے سُنیں، اور یہ کہ اِس کے نتیجہ میں انہیں ایک نئی رُوحانی زندگی نصیب ہو گی۔ اِس میں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص امر کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ مامور من اللہ کے متبعین ایمان لانے کے بعد محض اپنی ذاتی کوشش سے نئی روحانی زندگی حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ نئی روحانی زندگی دلوں کے بدلنے سے ملتی ہے اور دلوں کا بدلنا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور وہ دلوں میں تبدیلی اُنہیں کے لاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے مامور کی اطاعت بجا لاتے ہیں۔ اِس حقیقت کی طرف اللہ تعالیٰ نے اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ فرما کر توجہ دلائی ہے۔ "اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے" کا مطلب یہ ہے کہ انسان کے دل کو بدلنا اور اس کے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اسے نئی روحانی حیات سے ہمکنار کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے۔ سو گویا مومن مامور من اللہ یا اس کے خلیفہ کی آواز پر لبیک کہتے اور اس کے پاس آ جمع ہونے اور اس کی نصائح سے مستفیض ہونے سے ہی ایک نئی زندگی حاصل کر سکتے ہیں نہ کہ اس سے روگردانی اختیار کر کے۔

اللہ تعالیٰ نے اُس نئی روحانی زندگی کا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے مامور کی آواز پر لبیک کہنے کے نتیجہ میں مومنوں کو حاصل ہوتی ہے ایک ثبوت بھی دیا ہے۔ اور وہ ثبوت یہ ہے کہ جو مومن بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے مامور کی آواز پر کان دھریں گے اور اس کی آواز سُن کر دوڑتے ہوئے اُس کے پاس جا پہنچیں گے اللہ تعالیٰ بھی جب وہ اسے پکاریں گے تو ان کی پکار کا جواب دے گا یعنی جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کر کے ان کی مراد انہیں عطا کر دے گا۔ اور ان کی دعاؤں کا قبول ہونا ان کی نئی روحانی زندگی پر دال ہو گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نئی روحانی زندگی کے اِس ثبوت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ (الشوریٰ آیت ۲۸)

اور وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) مومنوں اور موقع اور محل کے مطابق نیک اعمال بجا لانے والوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے (جتنے بدلہ کے وہ مستحق ہوتے ہیں اس سے بھی) زیادہ ان کو دیتا ہے۔

اور اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت میں یوں بیان فرمایا ہے:۔

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۸۷)

جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیئے کہ وہ (یعنی مجھے پکارنے والے) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ ہدایت پائیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے اُسی مضمون کو اِس طرح بیان کیا ہے کہ جب مَیں مومنوں کی دعائیں قبول کر کے ان کی پکار کا جواب دیتا ہوں تو مومنوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ میرے حکم کو مانیں، میرا حکم ماننے کے نتیجہ میں انہیں ہدایت یعنی نئی روحانی زندگی نصیب ہو گی۔ اور خدا تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک تاکیدی حکم یہ ہے کہ جب میرا مامور ایمان لانے والوں کو پکارے تو وہ فوراً اُس کی آواز پر لبیک کہیں اور اِس طرح ایک نئی روحانی حیات سے مالا مال ہوں یعنی قبولیتِ دعا کا مزید حظ اُٹھائیں اور اپنی مُنہ مانگی مراد سے بڑھ کر میرے فضلوں اور انعاموں کے وارث بنیں۔

اگر ہم اللہ تعالیٰ کے اِس تاکیدی حکم اور اس کی بجا آوری کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی نئی روحانی حیات اور غیر معمولی رحمتوں کی روشنی میں اپنے للّٰہی جلسہ سالانہ پر غور کریں تو اس کی عظمت و اہمیت ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اِس جلسہ میں شرکت کے لئے آنا دراصل خدا تعالیٰ اور اس کے مامور کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنے آپ کو نئی روحانی حیات سے ہمکنار ہونے اور خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا وارث ٹھہرنے کا اہل بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۸۳ سال قبل خدائی حکم اور منشاء کے مطابق جلسۂ سالانہ کے دائمی انعقاد کا اعلان کرتے ہوئے اپنے متبعین کو مخاطب کر کے نہایت درجہ تاکید کے رنگ میں فرمایا تھا:۔

"آج کے دن کے بعد جو ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آ جاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض لِلّٰہ ربّانی باتوں کے سُننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے۔"
(کتاب "آسمانی فیصلہ")

نیز حضور علیہ السلام نے احبابِ جماعت کو اِس حکم کا بدل و جان پابند بنانے اور اِس پر زندگی بھر پورے تعہد کے ساتھ عمل کرتے چلے جانے کی تاکید کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"بہتر ہو گا جو صاحب احباب میں سے اِس تجویز کو منظور کریں وہ مجھ کو ابھی بذریعہ اپنی تحریر خاص کے اطلاع دیں تا کہ ایک علیحدہ فہرست میں ان تمام احباب کے نام محفوظ رہیں کہ جو حتی الوسع والطاقت تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے اپنی آئندہ زندگی کے لئے عہد کر لیں اور بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آ جائیں جن میں سفر کرنا اپنی حد اختیار سے باہر ہو جائے۔" (آسمانی فیصلہ)

پس نئی روحانی حیات سے ہمکنار ہونے، قبولیتِ دعا کا انعام پانے، اور اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں سے مالا مال ہونے کا یہ انمول موقع اب پھر قریب آ پہنچا ہے کیونکہ ہمارے اِس للّٰہی اور نہایت درجہ بابرکت جلسہ کے انعقاد میں اب ایک ماہ سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ احباب اِس انمول موقع کی عظمت و اہمیت سے پُوری طرح باخبر ہیں۔ اسی لئے ہم جانتے ہیں اور اپنے سالہا سال کے تجربہ کی بناء پر جانتے ہیں کہ مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ بالا آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے آجکل تیاریوں میں مصروف ہوں گے اور رختِ سفر فراہم کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو، انہیں حضور علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اِس للّٰہی سفر میں ہر یک قدم پر انہیں اپنی معیّت سے نوازے اور ہر یک قدم کا جو وہ اِس راہ میں اُٹھائیں اپنی جناب سے ثواب عطا کرے اور انہیں اپنے وعدے کے مطابق نئی روحانی حیات سے مالا مال فرمائے۔ اٰمین یا ربّ العٰلمین۔

## اعلانات برائے توجہ لجنات

(۱) اِس سال صنعتی نمائش خواتین جلسہ سالانہ پر نہیں لگائی جائے گی۔ لجنات کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جا رہا ہے تا وہ اس کی تیاری نہ کریں۔

(۲) تمام مہمان مستورات جلسہ سالانہ کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ پر کھانا کھانے کے برتن اپنے ساتھ لے کر آویں۔ یعنی گلاس، پلیٹ اور کھانا ڈلوانے کے لئے کوئی ڈِگچی وغیرہ اور لوٹا۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیرت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب۔ ربوہ

ہزاروں ہزار درود ہوں اس محسن انسانیت سرورِ دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس وجود پر جن کے فیضِ صحبت سے سرزمینِ عرب کے بادیہ نشین اپنی روحانی چمک دمک میں سونے کی ڈلیاں بن گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان "اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ" میں سے پیکرِ صدق و صفا حضرت صدیق اکبر ابوبکرؓ کا اسمِ گرامی سرِ فہرست ہے۔

## نام و نسب

آپ کا نام عبداللہ اور والد کا نام عثمان بن عامر تھا۔ شجرہ نسب آٹھویں پشت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ والدہ کا نام سلمہ بنت صخر بن عامر تھا اور کنیت ام الخیر مشہور تھی اور والد کی کنیت ابو قحافہ تھی۔ بعض روایات میں زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام "عبد الکعبہ" بھی آیا ہے۔ آپ کا لقب عتیق تھا جس کے معنے "آزاد" کے ہیں۔ اس کی وجہ تسمیہ "عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ" یعنی آگ سے آزاد بیان کی جاتی ہے۔ اسی طرح صدیق بھی آپ کا لقب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلا تردد تصدیق کرنے پر آپ کو نصیب ہوا۔ آپ کی کنیت ابوبکر کی وجہ "بِکْرٌ فِی الْاِسْلَامِ" بتائی جاتی ہے (یعنی آپ نے اسلام قبول کرنے میں پہل کی)

## ابتدائی حالات

آپ قبیلہ تیم بن مرہ بن کعب سے تعلق رکھتے تھے۔ عرب کے مختلف قبائل میں مختلف کام تقسیم تھے۔ اس قبیلہ کا کام خون بہا اور دیتیں جمع کرنا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ اپنے قبیلہ میں یہ اہم کام سر انجام دیتے اور خون بہا کی رقوم جمع کرنے کے علاوہ فیصلے وغیرہ کرنے کی ذمہ داری بھی آپ پر تھی۔

عرب کے رواج کے مطابق آپ نے بھی تجارت کا پیشہ اختیار کیا۔ آپ کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک اور ایماندار تاجر تھے۔ آپ نے جاہلیت کے زمانہ میں بھی جبکہ شراب عربوں میں پانی کی طرح استعمال ہوتی تھی کبھی شراب نہ پی۔ علم الانساب کے بڑے ماہر تھے۔

## رسول اللہ سے تعلق اور قبولِ اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ سے شادی کرنے کے بعد آپ کے محلہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ اس دوران آپؐ کا دوستانہ حضرت ابوبکرؓ سے ہوا اور تقریباً ایک ہی قسم کی عادات، نیک خیالات اور پاک و صاف دل رکھنے کے باعث یہ دوستی اور بھی گہری ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ نبوت فرمایا۔ حضرت ابوبکرؓ ان دنوں باہر سفر پر تھے۔ جب واپس مکہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کی خبر ہوئی۔ آپ فوراً آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعویٰ کے بارہ میں استفسار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دلائل سے سمجھانا چاہا تو آپ نے فرمایا۔ مجھے صرف یہ بتائیں کہ آپ نے دعویٰ فرمایا ہے یا نہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور حضرت ابوبکرؓ نے فوراً بیعت کر لی۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

لیک آں صدیق حق معجز نخواست
گفت ایں رُو خود نہ گوید غیر راست

یعنی حضرت ابوبکرؓ نے کوئی معجزہ آپؐ کی صداقت پر طلب نہ کیا اور یہ دیکھ کر بیعت کر لی کہ یہ چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں۔

اسی طرح ابن عبد البرؒ لکھتے ہیں ؎

کان اوّل من اسلم من الرجال واسلم ابوہ وولدہ وولد ولدہ صحبۃ

یعنی آپ مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام لانے والے ہیں اور آپ کی چار پشتوں کو صحابیٔ رسولؐ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

## خدمتِ دین

اسلام لانے کے بعد حضرت ابوبکرؓ ہمہ تن اسلام کی تبلیغ اور دوسرے دینی کاموں میں مصروف ہو گئے۔ چنانچہ آپ کی تبلیغی کاوشوں کے نتیجہ میں مکہ کے مایہ ناز فرزند اسلام کی گود میں آ گئے جن میں حضرت عثمانؓ (خلیفہ ثالث) حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ بن العوام، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف شامل ہیں۔ یہ سب اصحاب کبار صحابہ اور عشرہ مبشرہ میں شامل ہوئے۔

مسلمان ہونے کے بعد آپ نے جب مسلمان غلاموں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنتے ہوئے دیکھا تو ان کو خرید کر آزاد کرا دیا۔ ان آزاد ہونے والے غلاموں میں حضرت بلالؓ، عامرؓ بن فہیرہ، نذیریہ، نہدیہؓ بنت نہدیہ اور جاریہ بن نوفل ہیں۔ ان کے علاوہ بھی حضرت ابوبکرؓ نے بیسیوں غلاموں کو خرید کر آزاد کروایا اور اپنے مال کو بے دریغ خدا کی راہ میں خرچ کیا۔

آپ کے ابتدائے اسلام کا واقعہ ہے ابھی مسلمان چالیس افراد سے بھی کم تھے کہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑے اصرار کے ساتھ خانہ کعبہ میں اعلانیہ عبادت کرنے کی درخواست کی اور مجبور کر کے خانہ کعبہ لے گئے۔ کفار نے خانہ کعبہ میں عبادت کرتے دیکھ کر حضرت ابوبکرؓ کو خوب پیٹا۔ یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ آپ کو اٹھا کر گھر پہنچایا گیا۔ جب ذرا آرام آیا تو پوچھنے لگے۔ میرے آقا کا کیا حال ہے؟ کیا رسول اللہ کو تو کوئی تکلیف نہیں پہنچی؟

یہ تھا جوانی کے زمانہ میں آپ کا شوقِ عبادت، خدمتِ دین کا جذبہ اور محبتِ رسولؐ۔

بیعت کے بعد آپ کے پائے ثبات میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی اور آپ دین کی اشاعت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے آپؐ کے آگے پیچھے رہے اور آنحضورؐ کی خاطر اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کی۔

ایک دفعہ ایک کافر نے ایک کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں ڈال کر بل دینے شروع کئے یہاں تک کہ آپؐ کا دم گھٹنے لگا۔ حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے، آپؐ کو چھڑایا اور کہا "اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ؟" کیا تم ایک شخص کو اسلئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟

بعض روایات میں ہے کہ جب مکہ میں تکالیف انتہاء کو پہنچ گئیں تو آپ کو دربارِ نبویؐ سے ہجرتِ حبشہ کی اجازت مرحمت فرمائی گئی۔ ابھی آپ مکہ سے باہر نکلے ہی تھے۔ کہ ایک کافر ابن دغنہ سے ملاقات ہوئی۔ اُسے سارا قصہ سنایا۔ اس نے کہا "اِنَّکَ لَتَحْمِلُ الْکَلَّ" کہ آپ تو دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ ایسا مرنجاں مرنج انسان ہم مکہ سے کیسے جانے دیں۔ یہ کہہ کر حضرت ابوبکرؓ کو امان دے کر واپس لایا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ صبح کے وقت بلند آواز سے جب قرآن کریم کی تلاوت بڑے درد و سوز اور خوش الحانی سے کرتے تو بچے، بوڑھے سب جمع ہو جاتے۔ جب اہل مکہ نے اس پُر تاثیر کلام کا اثر دیکھا تو ابن دغنہ کے واسطہ سے آپ کو بلند آواز سے تلاوت سے روکنا چاہا۔ آپ نے انکار فرمایا اور کہا کہ "ابن دغنہ! تم اپنی امان واپس لے لو میں قرآن کریم بلند آواز سے ہی پڑھوں گا"۔ اور پھر ایسا ہی کیا۔

## ہجرت اور مدینہ کے حالات

حضرت ابوبکرؓ ہجرتِ حبشہ نہ کر سکے تو دوبارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ ہجرت کرنے کی اجازت طلب کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"ابوبکر! انتظار کرو
شاید اللہ تعالےٰ تمہارا
کوئی اور ساتھی پیدا
کر دے"۔

چنانچہ چند دنوں کے بعد جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کا مشورہ کفارِ مکہ نے دار الندوہ میں کیا تو آپؐ کو ہجرت کی اجازت مل گئی۔ آپؐ فوراً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ پہلے ہی تیار تھے فوراً بولے الصُّحْبَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah



کہ اے اللہ کے رسول مجھے بھی ہمراہ لے چلیں آپ کی بیٹی کہتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے ہجرت کے لئے کچھ رقم بچا کر رکھی ہوئی تھی باقی راہ خدا میں خرچ کر چکے تھے وہ رقم ساتھ لے گئے ہجرت کے مبارک سفر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جس وفاداری اور جاں نثاری کا نمونہ دکھایا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اپنی دو اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بلا معاوضہ پیش کر دی۔ لیکن آپؐ نے قیمتاً قبول فرمائی نیز بعض روایات کے مطابق پانچ ہزار درہم بطور زاد راہ کے ساتھ لے لئے جو کہ ساری زندگی میں خون پسینہ ایک کر کے کمائے تھے پھر غار ثور میں رسول خدا کی مصاحبت فرمائی جس کا ذکر خود اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ فرمایا "ثانی اثنین اذ ہما فی الغار"

سفر ہجرت میں راستے میں تاجدار عرب کا یہ بے کس سپاہی آپ کی حفاظت کی خاطر کبھی آگے آتا تو کبھی پیچھے۔ کبھی دائیں تو کبھی بائیں۔ اور اسی طور پر آپ یثرب پہنچے۔

ہجرت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار و مہاجرین میں مواخات قائم فرمائی۔ تو صدیق اکبر کے بھائی خارجہ بن زید انصاری ٹھہرے اور آپ نے مدینہ کے مضافات میں سنح میں ان کے ساتھ قیام فرمایا اور مراسم بڑھے تو خارجہ کی لڑکی حبیبہ سے آپ نے شادی کی جن کے بطن سے ام کلثوم ہوئیں۔ ادھر آپ کا دوسرا کنبہ جس میں حضرت عائشہؓ اور ام رومانؓ شامل تھیں ابو ایوب انصاری کے گھر ٹھہرا ہوا تھا۔ آپ نے ان کی خدمت میں بھی کوتاہی نہ برتی بلکہ باقاعدہ مدینہ ان کی خبر گیری کو جایا کرتے۔ اس کے بعد مدینہ میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بازو کے طور پر کام کرتے رہے۔ آپ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مشیر خاص تھے نیز اس اثنا میں تبلیغ دین اور نشر و اشاعت میں پوری ہمت اور کوشش سے کام کیا۔

اس کے علاوہ اسلامی جنگوں میں دوسرے صحابہ کی طرح جاں نثاریاں دکھائیں اور رسول خدا کی خاص حفاظت پر مامور رہے۔

## حضرت ابوبکرؓ امیر الحج کی حیثیت سے

۹ھ میں فتح مکہ کے اگلے سال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیرونی وفود کی مدینہ میں آمد اور بعض دیگر اہم امور کے پیش نظر حج بیت کے لئے مکہ نہ جا سکے لیکن حضرت ابوبکر کو امیر الحج مقرر فرما کر مسلمانوں کے کثیر التعداد گروہ کے ساتھ روانہ فرمایا۔ مسلمانان عالم کا یہ پہلا آزادانہ حج تھا جس کی قیادت حضرت ابوبکر صدیقؓ رسول اللہ کی نیابت میں فرما رہے تھے۔ اس حج میں حضرت علیؓ بھی شامل تھے اور آپ نے بحکم رسول اللہ کا اعلان پڑھ کر سنایا جس کا ذکر سورۃ براءۃ میں موجود ہے

## امامت حضرت ابوبکرؓ

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی امارت کے بعد امامت کا ذکر آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے اگلے سال دس ہجری میں بیمار ہوئے اور مسجد نماز پڑھانے تشریف نہ لا سکے تو نماز پڑھانے کے لئے امامت کی سعادت صدیق اکبر کے حصہ میں آئی۔ اس بارہ میں حضرت عائشہؓ کی ایک حدیث قابل ذکر ہے جس میں آپ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے جب حضرت ابوبکرؓ کو امامت کا ارشاد فرمایا تو میں نے عرض کی کہ حضور وہ رقیق القلب ہیں۔ حضرت عمرؓ کو ارشاد فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ "ابوبکر کو کہو کہ نماز پڑھائیں"!

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر میں نے حفصہ (بنت عمرؓ زوجہ رسول اللہ) کی وساطت سے یہی بات رسول اللہ کو کہلوائی آپ نے پھر وہی جواب دیا۔ حفصہؓ نے دوبارہ عرض کی تو فرمایا تم وہی عورتیں ہو جنہوں نے یوسفؑ کو پھسلانے کی کوشش کی تھی۔ ابوبکر کو کہو کہ نماز پڑھائیں۔ ایک دن خود رسول اللہ نے حضرت ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ حضرت ابوبکرؓ کی غیر موجودگی میں ایک دفعہ حضرت بلالؓ نے حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کے لئے کہا۔ جب حجرہ میں رسول اللہؐ کو حضرت عمرؓ کی آواز پہنچی تو فرمایا "ابوبکر کہاں ہے؟ اللہ اور مسلمان یہ بات پسند کرتے ہیں کہ ابوبکر نماز پڑھائیں"۔

بعض لوگ اس حدیث سے معنوی طور پر حضرت ابوبکرؓ کو خلافت کے لئے نامزد کرنا مراد لیتے ہیں۔

## حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفۃ الرسول کی حیثیت سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جب صحابہ مارے غم کے دیوانے ہو گئے اور ہزاروں بادیہ نشین مرتد ہو گئے تو خدا نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر دیا۔ آپ نے خطبہ میں ہی خدا تعالیٰ کی عطا کردہ ہمت و قوت اور عظمت و جرأت حلم و بردباری اور متانت و فراست کا ثبوت دیتے ہوئے فرمایا۔

"میں تمہارا حاکم بنایا گیا ہوں
لیکن تم سے بہتر نہیں ہوں
اگر میں نیک کام کروں تو
اس میں میری مدد کرو اور
اگر برا کام کروں تو مجھے
ٹوکو۔ . . . . . . . .
تمہارا کمزور شخص میرے
نزدیک طاقتور ہے جب
تک میں اس کا حق نہ دلا دوں
اور تمہارا طاقتور شخص
میرے نزدیک کمزور ہے
جب کہ اس کے ذمہ جو حق
ہے اس سے نہ لوں۔ . . .
جب تک میں اللہ اور اس
کے رسول کی اطاعت کروں
تم میری اطاعت کرو اور
اگر مجھ سے کوئی ایسا کام
سرزد ہو جس سے اللہ
اور اس کے رسول کی
نافرمانی کا پہلو نکلتا ہو تو
تم پر میری اطاعت واجب
نہیں"۔

## کارنامے اور فتوحات

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بنتے ہی اول منکرین زکوٰۃ سے جنگ کی اور فرمایا کہ جب تک میں اس شخص سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواہ اونٹ کی نکیل زکوٰۃ میں دیتا تھا حاصل نہ کر لوں اس سے جنگ کروں گا اور زکوٰۃ وصول کروں گا چنانچہ آپ کی یہ کوشش بار آور ہوئی اور سارا عرب ایک بار پھر زکوٰۃ ادا کرنے لگا۔ دوسرے مرتدین کے زبردست فتنہ کا انسداد آپ کا بڑا کارنامہ ہے۔ متعدد نو مسلم قبائل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ارتداد کا اعلان کر دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے بھی جنگ کی اور سنت اللہ کے ذریعہ ان کا قلع قمع کیا نیز ان خطرناک حالات میں رسول اللہؐ کے ارشاد کے مطابق اسامہؓ کی سرکردگی میں لشکر بھی روانہ فرمایا اس کے علاوہ جمع قرآن کے عظیم الشان کام کا سہرا آپ ہی کے سر ہے۔

فتوحات کے اعتبار سے آپ کا زمانہ خلافت وہ مقدس دور ہے کہ جس میں بعد میں بننے والی مستقل اسلامی حکومت کی داغ بیل پڑ گئی چنانچہ آپ کے مبارک دور میں ہی حضرت خالدؓ بن ولید سیف اللہ کے ہاتھوں عراق، ایران اور شام فتح ہوئے

## وفات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھی تھی کہ حضرت ابوبکرؓ آپ سے اڑھائی قدم آگے بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ کی وفات کے ٹھیک اڑھائی سال بعد آپ اپنے آقا سے جا ملے۔ کہتے ہیں آپ نے سردی میں ٹھنڈے پانی سے غسل کیا تھا جس سے بخار ہوا اور یہی بخار وفات کا باعث بنا۔ سوموار کے دن آپ نے پوچھا آج کونسا دن ہے۔ عرض کی گئی "سوموار" فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کب وفات پائی تھی۔ بتایا گیا "سوموار" کو چنانچہ سوموار کے روز ہی فوت ہوئے۔ آپ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ نامزد فرمایا۔

## اوصاف و فضائل

اگر آپ کے ایک ایک وصف اور فضیلت کو بیان کیا جائے تو کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔ اس لئے یہاں صرف آپ کے اوصاف و فضائل کا ایک مختصر سا خاکہ ہی پیش کیا جا سکے گا۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا یہ حال تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا فائدہ مجھے ابوبکر کے مال نے دیا اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا

حلال کی روزی آپ کا معمول تھا یہی وجہ تھی کہ خلافت کے دوسرے روز کپڑوں کی گٹھڑی اٹھا کر روزی کمانے چلے تو راستہ میں بعض جلیل القدر صحابہ ملے انہوں نے کہا اب آپ کا خرچ بیت المال ادا کرے گا آپ دوسری ذمہ داریوں کو سنبھالیں لیکن غربت و مسکنت کا یہ عالم تھا کہ آپ کی وفات پر صرف تین زائد چیزیں نکلیں جو یہ تھیں۔ ۱۔ غلام ۲۔ اونٹنی ۳۔ دودھ کا برتن۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

حضرت ابوبکرؓ نے انکساری
و غربت کا لباس اختیار کیا
تھا (سر الخلافہ)

شجاعت و بسالت میں بھی یکتائے روزگار تھے وفات رسول اللہ پر آپ کی جوانمردی اور بلند ہمتی عدیم المثال تھی۔ غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کے مطابق حضرت صدیق اکبر سب سے زیادہ بہادر صحابی تھے۔ آپ صاحب فراست انسان تھے۔ تواضع و انکساری انتہائی درجہ تھی۔ پرندہ کو پھل کھاتے دیکھتے تو فرماتے۔ کاش میں پرندہ ہوتا پھل کھا کے اڑ جاتا اور میرا حساب کتاب نہ لیا جاتا۔ کاش میں درخت ہوتا

(باقی صفحہ ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

(۵)

### مسل ۲۱۸۵۳

میں الحاجہ کلثوم بشریٰ بی بی بنت الحاج محمد عبدالقادر خان صاحب قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۲۵/۲۶ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن اوچ شریف ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۳۱/۲ تولے مالیتی -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۷ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ الحاجہ کلثوم بشریٰ بی بی B.S.C - B.Ed c/o الحاج محمد عبدالقادر خان عیدگاہ روڈ۔ ڈاکخانہ اوچ شریف بہاولپور۔

گواہ شد حکیم محمد افضل فاروقی صدر جماعت احمدیہ اوچ شریف بہاولپور۔

گواہ شد۔ الحاج محمد عبدالقادر (ریٹائرڈ) عیدگاہ روڈ۔ اوچ شریف (والد موصیہ) بہاولپور۔

### مسل ۲۱۸۵۴

میں نصیر احمد ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۰/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ اس وقت -/۱۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ نصیر احمد دارالعلوم غربی ربوہ

گواہ شد۔ چوہدری عنایت اللہ احمدی دارالعلوم غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ چوہدری حبیب اللہ احمدی ولد چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی دارالعلوم غربی۔ ربوہ

### مسل ۲۱۸۵۵

میں پرویز احمد ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم۔ عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۰/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بطور جیب خرچ اسوقت -/۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ پرویز احمد محلہ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد۔ چوہدری عنایت اللہ احمدی محلہ دارالعلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد چوہدری حبیب اللہ ولد چوہدری عنایت اللہ احمدی محلہ دارالعلوم غربی ربوہ۔

### مسل ۲۱۸۵۶

میں آر ایڈنگ حمید ولد آر ویرادیناتا صاحب پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال۔ بیعت ۱۵ جولائی ۱۹۳۷ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین ۳۵۳ ہیکٹر مالیتی -/۱,۱,۰۰۰ روپیہ انڈونیشین

۲۔ مکان ایک عدد (۱/۲ حصہ کا مالک ہوں) میرے حصہ کی قیمت = -/۴۰,۰۰۰ روپیہ انڈونیشین

۳۔ متفرق سامان (گھریلو) مالیتی -/۲۵۰۰ ”

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۴۲۴۸ روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ آر ایڈنگ حمید جکارتہ انڈونیشیا

گواہ شد۔ آر ہدایت ولد آر ویرناتا ریڈجا جکارتہ انڈونیشیا۔ گواہ شد۔ سید شاہ محمد ولد سید حبیب اللہ شاہ c/o وکالت مال ربوہ۔

### مسل ۲۱۸۵۷

میں مسز آر ایمنگ زوجہ آر ایڈنگ حمید صاحب پیشہ پنشنر سیٹر عمر ۵۲ سال۔ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن جکارتہ انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین ۳۵۳ ہیکٹر مالیتی -/۱,۱,۰۰۰ روپیہ انڈونیشین

۲۔ مکان ایک (۱/۲ حصہ کی مالک ہوں) میرے حصہ کی مالیت = -/۴۰,۰۰۰ روپیہ انڈونیشین

۳۔ زیور روغنی ۵۰ گرام مالیتی = -/۲۵,۰۰۰ روپیہ انڈونیشین

۴۔ سنگر مشین (سلائی کی) مالیتی = -/۱۵۰۰۰ روپیہ انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۴۵۰ روپے انڈونیشین ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آر ایمنگ زوجہ آر ایڈنگ حمید صاحب جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ آر ایڈنگ حمید (خاوند موصیہ) جکارتہ انڈونیشیا۔

گواہ شد۔ آر۔ ای۔ دولاہ جکارتہ انڈونیشیا۔

(باقی آئندہ)


(۳۸) حیوانات کی خطرناک امراض (۳۸)
کی اکسیروں کے نتائج

مکرم جناب چوہدری اعجاز احمد وڑائچ چک ۲۴۸ ضلع سرگودھا نے لکھا ”اکسیر اپھارہ جن پالتو جانوروں پر آزمایا گیا ان کی جان معجزانہ طور پر بچ گئی“ فی پیکٹ -/۱ درجن یا زیادہ پر ۱/۴ کمیشن۔ مفید لٹریچر مفت۔

● مبارک ٹی سٹال ریلوے پھاٹک لمٹ
لائلپور

● ڈاکٹر راجہ ہومیو ایڈ کمپنی گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶ / ۶۰۷


## سیرت حضرت ابوبکرؓ (بقیہ صفحہ ۴)

جانور اور پرندے مجھے کھاتے اور میں حساب کتاب سے بچ جاتا۔

آپ ہر ایک نیکی کے جامع تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول خدا نے پوچھا کہ آج روزہ سے کون ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کی ”میں“ صدقہ، نماز جنازہ اور مسکین کو کھانا کس نے کھلایا؟ آپ نے عرض کی ”میں نے“ تو حضور نے فرمایا جس نے ایک دن میں ان چار کاموں کو جمع کیا اس پر جنت واجب ہو گئی۔ نیز فرمایا جنت کے مختلف دروازے ہونگے جن سے مختلف نیکیاں بجا لانے والوں کو بلایا جائیگا اور ابوبکرؓ کو تمام دروازوں سے آواز آئے گی۔

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ رسولِ خدا نے آپ کو جنتیوں کا سردار قرار دیا اور فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ میرے دونوں پہلوؤں سے قیامت کے روز اٹھیں گے۔ قرآن کریم نے آپ کو صاحبِ غار قرار دیا اور بعض کے نزدیک وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖ میں آپ کا ذکر فرمایا۔ نیز رسول خدا نے فرمایا کہ ابوبکرؓ اس امت میں سب سے زیادہ افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

”مجھے خبر دی گئی ہے کہ صدیق اکبرؓ اپنی شان اور درجہ و مرتبہ کے لحاظ سے دوسرے صحابہؓ سے ارفع و اعلیٰ تھے۔“ (سر الخلافہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آئینۂ ایام:-

# بعض خبروں کا خلاصہ

• کھاد کی ۵۰ ہزار بوریاں سمگل کر دی گئیں؟

راولپنڈی ۲۷ر نومبر۔ وزیر اعظم بھٹو کی ہدایت پر قائم کی گئی خصوصی پولیس نے راولپنڈی ڈویژن میں کھاد کی تقسیم میں زبردست دھاندلیوں اور بے قاعدگیوں کا پتہ چلایا ہے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سپیشل برانچ مسٹر صدیق سلیمان نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ پولیس نے ۲۳ر نومبر کو ایک ہی روز میں زرعی ترقیاتی کارپوریشن اور کھاد کی تقسیم کی کارپوریشن کے کھاد کے گوداموں پر چھاپے مارے اور ۹۲ گوداموں اور ریکارڈ کو سر بمہر کر دیا۔ یہ گودام گجرات، سرگودہا، کیمبلپور، راولپنڈی کے اضلاع میں واقع ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تفتیش کے دوران انکشاف ہؤا کہ محکمہ کے اہل کاروں نے کھاد کی ۵۰ ہزار بوریاں گزشتہ پانچ ماہ میں یکمشت چور بازاری میں فروخت کی ہیں اور یا انہیں بھارت سمگل کر دیا گیا ہے جہاں کھاد کی قیمت پاکستان کے مقابلے میں دوگنا ہے۔ محکمہ کے اہل کاروں نے ریکارڈ کو درست رکھنے کے لئے نامعلوم افراد کے نام پر جعلی رسیدیں جاری کر دیں۔ ایک رسید پر ایک ہی شخص کے ہاتھ پانچسو بارہ بوریوں کی فروخت دکھائی گئی ہے۔ اس شخص کی بہت ہی تھوڑی زمین ہے۔ وہ اتنی زیادہ بوریاں استعمال نہیں کر سکتا۔ ڈی آئی جی نے بتایا کہ کارپوریشن کے نچلے سٹاف کو بوریوں کا ایک ٹرک چور بازاری میں فروخت کرنے پر ڈھائی سو روپے حصہ ملتا ہے۔

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۲۸ر نومبر ۷۴ء ص۱)

• ایک کروڑ ستر لاکھ ٹن گندم کی کمی

لندن ۲۷ر نومبر۔ بین الاقوامی گندم کونسل کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق ۷۵-۱۹۷۴ء کی گندم کی عالمی فصل میں ایک کروڑ ۷۰ لاکھ ٹن کی کمی متوقع ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں بھی گندم کے آثار اچھے نہیں ہیں۔ کینیڈا کی پیداوار ایک کروڑ ۶۵ لاکھ ٹن کی بجائے ایک کروڑ ۳۴ لاکھ ٹن ہوگی۔ روس میں بھی گزشتہ سال کے مقابلے میں ۹ کروڑ ٹن گندم کم ہوگی۔ بھارت میں گندم کی پیداوار ہمیشہ ہی ضروریات سے کم رہتی ہے لیکن اس مرتبہ پاکستان میں بھی دس لاکھ ٹن کم گندم پیدا ہوگی۔ آسٹریلیا میں پچھلے سال کی ایک کروڑ بیس لاکھ ٹن پیداوار کے مقابلے میں ایک کروڑ ۱۲ لاکھ ٹن گندم پیدا ہوگی۔ (نوائے وقت ۲۸ر نومبر ۷۴ء ص۸)

• ممتاز صنعتکار کا قتل

سیالکوٹ ۲۷ر نومبر۔ محلہ رام تلائی کے ایک نوجوان صنعتکار میر جلیل الدین کو کل رات نامعلوم افراد نے اس وقت چھریوں کے پے در پے وار کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا جب وہ اپنی کار میں اپنے گھر جا رہے تھے۔ ملزموں نے لاش کو کار میں ڈال کر لے جانے کی کوشش بھی کی لیکن دہشت کے عالم میں کار ایک کھمبے سے ٹکرا گئی اور ملزم لاش کو کار ہی میں چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ پولیس نے شبہ ظاہر کیا ہے کہ جلیل الدین کو ریلوے روڈ کے ایک پان سگریٹ فروش عبدالرحمن عرف بلّی نے قتل کیا ہے جس کی گرفتاری کے لئے جگہ جگہ چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ جلیل الدین اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا جس کی شادی دس بارہ روز قبل لاہور میں ہوئی تھی۔ مقتول کے والدین اپنے اکلوتے بیٹے کی موت سے ذہنی توازن کھو بیٹھے ہیں۔

(روزنامہ "امروز" لاہور ۲۸ر نومبر ۷۴ء ص۱)

• ۶۵ ہزار کی زمین جعلسازی سے حاصل کر لی۔

لاہور ۲۷ر نومبر۔ مقامی مجسٹریٹ صفدر محمود نے جو سب رجسٹرار بھی ہیں آج جعلسازی کے ذریعہ زمین کا بیعنامہ حاصل کرنے کے الزام میں ایک عورت عصمت کو ضلع کچہری پولیس کے حوالے کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ عصمت نے خود کو شاہدرہ لاہور کی پروین اختر زوجہ رشید احمد ظاہر کر کے سب رجسٹرار کے ہاں پکی ٹھٹھی میں پروین اختر کی زمین کا دس ہزار روپے کا بیعنامہ کرانے کی کوشش کی جبکہ کچہری پولیس کے اے ایس آئی محمود نواز نے بتایا کہ ملزمہ جعلسازوں کے ایک بہت بڑے گروہ سے تعلق رکھتی ہے جو اس سے قبل بھی ۹۵ ہزار روپے کی زمین جعلسازی سے حاصل کرنے کے مقدمہ میں ملوث ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ ایسے افراد کا جو ملک سے باہر ہوں یا کافی عرصہ تک اپنی زمینوں کا پتہ نہ کریں ان کا خسرہ نمبر لے کر زمین اپنے نام کرا لیتے ہیں۔ انہوں نے بتایا بعض وکلاء بھی اس گروہ میں شامل ہیں۔

(روزنامہ مساوات ۲۸ر نومبر ۷۴ء ص۲)

• بارہ مسروقہ سائیکل برآمد

لائلپور ۲۷ر نومبر۔ سول لائنز پولیس نے گورونانک پورہ کے ایک نوجوان محمد صدیق کو سائیکل چوری کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ اس کے مکان سے ایک درجن سے زیادہ سائیکل برآمد کر لئے گئے۔ پولیس کے مطابق ملزم پیشتر ازیں بھی کئی درجن سائیکل چوری کر کے فروخت کر چکا ہے۔ ملزم نے زرعی یونیورسٹی سے بھی کئی سائیکل چرا کر فروخت کر دئے تھے۔ پولیس مزید تفتیش کر رہی ہے۔

(نوائے وقت ۲۸ر نومبر ۷۴ء ص۸)

# عشرہ وقفِ جدید برائے وصولی و ترسیل رقوم

احبابِ جماعت کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا سالِ رواں ۳۱ر فتح ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۴ء) کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس ضمن میں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ امسال وقفِ جدید کا عمومی سالانہ بجٹ گزشتہ سال کی نسبت دوگنا ہے لہٰذا ہر جماعت کو ادائیگی کے وقت یہ نسبت ملحوظ رکھنی چاہیئے۔

امراء و صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقفِ جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ یکم تا ۱۰ر فتح (یکم تا ۱۰ر دسمبر) "عشرہ وقفِ جدید" منا کر چندہ وقفِ جدید کی وصولی کا خصوصی اہتمام فرماویں۔ کوشش فرما کر وصول شدہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوائی جائیں تاکہ یہ رقوم سالِ رواں کے حساب میں محسوب ہو سکیں۔ ابھی تک ایک لاکھ سے زائد رقم قابلِ وصولی ہے جو ایک ماہ کے اندر وصول ہونی چاہیئے لہٰذا غیر معمولی توجہ، محنت اور دعا کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب عہدیداران کو کما حقہٗ خدمت کی توفیق بخشے اور اپنی جناب سے اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

اطفال اور ناصرات کے عہدیداران کو بھی اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے کیونکہ ان کی وصولی مقابلۃً بہت کم ہے۔

مرزا طاہر احمد
ناظم مال وقفِ جدید

# اعلانِ نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم مکرم شیخ جاوید کوثر صاحب (ڈائریکٹر کوثر کمپنی لمیٹڈ و مالک مکتبہ کوثر مال روڈ لاہور) کا نکاح عزیزہ بشریٰ مبارک صاحبہ بنت مکرم ملک مبارک احمد صاحب ایس ڈی او کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا جس کا اعلان مکرم محمد بشیر صاحب شاد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ لاہور نے ۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۴ء کو بعد نماز جمعہ مسجد دارالذکر میں فرمایا۔

آپ نے خاکسار کے والد حضرت شیخ عطاء اللہ صاحب نو مسلم مرحوم کا خطبہ نکاح کے موقع پر ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ ایک ہندو خاندان سے تعلق رکھتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے قیامِ کشمیر کے دوران حضور کے ذریعہ آپ کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس روحانی تعلق کی وجہ سے حضور والد صاحب محترم سے ہمیشہ اپنے بیٹوں کا سا سلوک فرماتے اور شفقت و محبت سے پیش آتے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے اور خاکسار کی اولاد کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

(شیخ شریف اللہ کوثر پرنسپل ایس سی کالج ۴۳ کمرشل بلڈنگ دی مال۔ لاہور)

# ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۷۴ء میں "جماعت احمدیہ کی طرف سے غانا میں ایک اور مسجد کی تعمیر" کے زیرِ عنوان مجلس نصرت جہاں کی طرف سے ایک خبر شائع ہوئی ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب کو اپنے ذاتی خرچ پر غانا کے شہر کماسی میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کروانے کی توفیق ملی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے مذکورہ مسجد کماسی میں نہیں غانا کے دارالحکومت اکرہ میں تعمیر کروائی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

# درخواستِ دعا

میری اہلیہ امۃ الحفیظ بیگم ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور اب قریباً دو ماہ سے ہسپتال میں برائے علاج داخل ہیں۔ پہلے سے افاقہ ہے۔ تمام احباب سے صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

آغا محمد عبدالرحیم سیکرٹری مال
حلقہ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴